Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دار العُلوم دیوبَند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

حواله.........................

التاريخ.........................

ضروری وضاحت

جناب مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کے بعض غلط نظریات وافکار اور قابلِ اشکال بیانات کے سلسلے میں ملک و بیرون ملک سے آمدہ خطوط وسوالات کے پیش نظر ''دار العلوم/دیوبند'' کے اکابر اساتذہ کرام اور جملہ مفتیان کرام کے دستخط کے ساتھ ایک متفقہ موقف قائم کیا گیا تھا؛ لیکن اِس تحریر کے اجراء سے قبل یہ اطلاع ملی کہ مولانا محمد سعد صاحب کی طرف سے ایک وفد گفتگو کے لیے ''دار العلوم'' آنا چاہتا ہے، چنانچہ وفد آیا اور اُس نے مولانا محمد سعد صاحب کا یہ پیغام پہنچایا کہ وہ رجوع کے لیے تیار ہیں، چنانچہ متفقہ موقف کی کاپی وفد کے ہمراہ مولانا محمد سعد صاحب کی خدمت میں ارسال کر دی گئی، پھر اُن کی طرف سے اس کا جواب بھی موصول ہوا؛ لیکن مجموعی طور پر ''دار العلوم/دیوبند'' اُن کی تحریر سے مطمئن نہیں ہوا، جس کی سر دست کچھ تفصیل مولانا محمد سعد صاحب کے پاس خط کے ذریعہ ارسال کر دی گئی ہے۔

دار العلوم/دیوبند اکابر کی قائم کردہ جماعت تبلیغ کے مبارک کام کو غلط نظریات اور افکار کی آمیزش سے بچانے اور اکابر کے مسلک ومشرب پر قائم رکھنے، نیز جماعت کی افادیت اور علمائے حق کے درمیان اُس کے اعتماد کو باقی رکھنے کے لیے اپنا متفقہ موقف اہل مدارس، اہل علم اور امت کے سنجیدہ حضرات کی خدمت میں ارسال کرنا ایک دینی فریضہ سمجھتا ہے۔ اللہ تعالی اِس مبارک جماعت کی ہر طرح حفاظت فرمائے اور ہم سب کو مسلکاً وعملاً راہِ حق پر قائم رہنے کی توفیق بخشے، آمین۔

سعید احمد عفی عنہ پالن پوری
۵-۳-۳۸ھ

۵/۳ ۳۸ھ

(۱)

Ph. : (01336) 222429
Fax : (01336) 222768

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Web : www.darululoom-deoband.com
Email: info@darululoom-deoband.com

دار العُلوم دیوبَند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

حوالہ 96/3

التاریخ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، والصّلاة والسّلام على سيد الأنبياء والمرسلين، محمد وآله وأصحابه أجمعين. أمابعد:

اِس وقت دنیا کے بہت سے علمائے حق اور مشائخ وغیرہ کی طرف سے یہ تقاضہ کیا جا رہا ہے کہ جناب مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کے نظریات اور افکار کے سلسلے میں ’’دار العلوم / دیوبند‘‘ اپنا موقف واضح کرے، حال ہی میں بنگلہ دیش کے معتمد علماء اور پڑوسی ملک کے بھی بعض علماء کی طرف سے خطوط موصول ہوئے ہیں اور اندرونِ ملک سے بھی ’’دار الافتاء، دار العلوم / دیوبند‘‘ میں کئی استفتاءات آئے ہوئے ہیں۔ ہم جماعت کے داخلی انتشار واختلاف اور نظم وانتظام سے قطع نظر یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ گذشتہ کئی سالوں سے استفتاءات اور خطوط کی شکل میں مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی سے متعلق جو نظریات وافکار دار العلوم کو موصول ہو رہے ہیں، تحقیق کے بعد اب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اُن کے بیانات میں قرآن وحدیث کی غلط یا مرجوح تشریحات، غلط استدلالات اور تفسیر بالرائے پائی جا رہی ہے، بعض باتوں میں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی شان اقدس میں بے ادبی ظاہر ہوتی ہے، جبکہ بہت سی باتیں ایسی ہیں، جن میں موصوف جمہورِ امت اور اجماعِ سلف کے دائرے سے باہر نکل رہے ہیں، بعض فقہی مسائل میں بھی وہ معتبر دار الافتاؤں کے متفقہ فتوے کے برخلاف بے بنیاد نئی رائے قائم کر کے عوام کے سامنے شدت کے ساتھ بیان کر رہے ہیں، نیز تبلیغی جماعت کے کام کی اہمیت وہ اس طرز پر بیان کر رہے ہیں کہ جس سے دین کے دیگر شعبوں پر سخت تنقید اور اُن کا استخفاف ہو رہا ہے اور سلف کی پرانی دعوتی ترتیبوں کا رد وانکار لازم آ رہا ہے، نیز اس کی وجہ سے اکابر واسلاف کی عظمت میں کمی؛ بلکہ استخفاف پیدا ہو رہا ہے، اُن کا یہ رویہ جماعتِ تبلیغ کے سابقہ ذمہ داران: حضرت مولانا الیاس صاحبؒ، حضرت مولانا یوسف صاحبؒ اور حضرت مولانا انعام الحسن صاحبؒ کے یکسر خلاف ہے۔

مولانا محمد سعد صاحب کے بیانات کے جو اقتباسات ہم تک موصول ہوئے ہیں، جن کی نسبت اُن کی طرف ثابت ہو چکی ہے، اُن میں سے چند یہ ہیں:

’’حضرت موسی علیہ السلام قوم اور جماعت کو چھوڑ کر حق تعالی کی مناجات کے لیے خلوت وعزلت میں چلے گئے، جس سے بنی اسرائیل کے پانچ لاکھ ۸۸/ ہزار افراد گمراہ ہو گئے، اصل تو موسی علیہ اسلام تھے، وہی ذمہ دار تھے، اصل کو رہنا چاہیے، ہارون علیہ السلام تو معاون اور شریک تھے‘‘۔

’’نقل وحرکت توبہ کی تکمیل وتزکیہ کے لیے ہے، توبہ کی تین شرطیں تو لوگ جانتے ہیں، چوتھی شرط نہیں جانتے، بھول گئے، وہ کیا ہے، خروج، اس شرط کو لوگوں نے بھلا دیا، ۹۹/ قتل کرنے والے کی پہلی ملاقات راہب سے ہوئی، راہب نے اُس کو مایوس کر دیا، پھر اُس کی ملاقات ایک عالم سے ہوئی، عالم نے کہا کہ تم فلاں بستی کی طرف خروج کرو، اُس قاتل نے خروج کیا، تو اللہ نے اُس کی توبہ قبول کر لی، اس سے معلوم ہوا کہ توبہ کے لیے خروج شرط ہے، اس کے بغیر توبہ قبول نہیں ہوتی، یہ شرط لوگ بھول گئے، توبہ کی تین شرطیں بیان کرتے ہیں، چوتھی شرط، یعنی: خروج بھول گئے‘‘۔

’’ہدایت ملنے کی جگہ مسجد کے علاوہ کوئی نہیں، وہ دینی شعبے جہاں دین ہی پڑھایا جاتا ہے، اگر اُن کا بھی تعلق مسجد سے نہیں، تو خدا کی قسم اُس میں بھی دین نہیں ہوگا، ہاں دین کی تعلیم ہوگی، دین نہیں ہوگا‘‘ (اس اقتباس میں مسجد کے تعلق سے اُن کا منشا مسجد میں جا کر نماز پڑھنا نہیں ہے، اس لیے کہ یہ بات انھوں نے مسجد کی اہمیت اور دین کی بات مسجد ہی میں لا کر کرنے کے سلسلے میں اپنے مخصوص نظریہ کو بیان کرتے وقت کہی ہے، جس کی تفصیل آڈیو میں موجود ہے، اُن کا نظریہ یہ بن چکا ہے کہ دین کی بات مسجد سے باہر کرنا خلافِ سنت ہے، انبیاء اور صحابہ کے طریقہ کے خلاف ہے)

’’اجرت لے کر دین کی تعلیم دینا دین کو بیچنا ہے، زنا کار لوگ تعلیم قرآن پر اجرت لینے والوں سے پہلے جنت میں جائیں گے‘‘۔

’’میرے نزدیک کیمرے والا موبائیل جیب میں رکھ کر نماز نہیں ہوتی، تم علماء سے جتنے چاہے فتوے لے لو، کیمرے والے موبائل سے قرآن کا سننا اور پڑھنا قرآن کی توہین کرنا ہے، اس میں گناہ ملے گا، کوئی ثواب نہیں ملے گا، اس کی وجہ سے اللہ تعالی قرآن پر عمل کرنے سے محروم کردیں گے، جو علماء اس سلسلے میں جواز کا فتوی دے رہے ہیں، میرے نزدیک وہ علماء سوء ہیں، علماء سوء ہیں، اُن کے دل ودماغ یہود ونصاری سے متاثر ہیں، وہ بالکل جاہل علماء ہیں، میرے نزدیک جو عالم اس کے جواز کا فتوی دے، خدا قسم اُس کا دل اللہ کے کلام کی عظمت سے خالی ہے، یہ بات میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ مجھ سے ایک بڑے عالم نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہے؟ میں نے کہا کہ اصل میں اِس عالم کا دل اللہ کی عظمت سے خالی ہے، چاہے اِس کو بخاری یاد ہو، بخاری تو غیر مسلم کو بھی یاد ہوسکتی ہے‘‘۔

’’ہر مسلمان پر قرآن کو سمجھ کر پڑھنا واجب ہے، واجب ہے، واجب ہے، جو اس واجب کو ترک کرے گا، اُس کو ترک واجب کا گناہ ملے گا‘‘۔

’’مجھے حیرت ہے کہ پوچھا جائے کہ تمھارا اصلاحی تعلق کس سے ہے؟ کیوں نہیں کہتے کہ میرا اصلاحی تعلق اس کام سے ہے، میرا اصلاحی تعلق دعوت سے ہے، اس بات پر یقین کرو کہ اعمال دعوت تربیت کے لیے کافی نہیں؛ بلکہ ضامن ہیں، میں نے خوب غور کرلیا، کام کرنے والوں کے پیر اکھڑنے کی اصل وجہ یہ ہے، مجھے تو غم ہے کہ اُن لوگوں کا جو یہاں بیٹھ کر یہ کہتے ہیں کہ چھ نمبر پورا دین نہیں ہے، خود اپنی دہی کو کھٹی کہنے والا کبھی تجارت نہیں کرسکتا، مجھے سخت حیرت ہوئی کہ جب ہمارے ایک ساتھی نے آکر مجھ سے کہا کہ مجھے ایک مہینے کی چھٹی چاہیے، مجھے فلاں شیخ کی خدمت میں اعتکاف کے لیے جانا ہے، میں نے کہا کہ اب تک تم لوگوں نے دعوت وعبادت کو جمع نہیں کیا، تمھیں کم از کم چالیس سال تبلیغ میں ہوگئے، چالیس سال تبلیغ میں چلنے کے بعد ایک آدمی یوں کہے کہ مجھے چھٹی چاہیے، کیونکہ میں ایک مہینہ اعتکاف کے لیے جانا چاہتا ہوں، میں نے کہا کہ جو آدمی دعوت سے چھٹی مانگ رہا عبادت کے لیے، وہ دعوت کے بغیر عبادت میں ترقی کیسے کرسکتا ہے؟ میں صاف صاف بات کہہ رہا ہوں کہ اعمال نبوت اور اعمال ولایت میں جو فرق ہے، یہ فرق صرف نقل وحرکت کے نہ ہونے کا ہے۔ میں صاف صاف بات کہہ رہا ہوں کہ ہم صرف دین سیکھنے کی تشکیل پر نہیں نکال رہے ہیں، اس لیے کہ دین سیکھنے کے تو اور بھی راستے ہیں، بس تبلیغ میں نکلنا ہی کیوں ضروری ہے، دین ہی تو سیکھنا ہے، مدرسہ سے سیکھ لو، خانقاہ سے سیکھ لو‘‘۔

اُن کے بیانات کے بعض ایسے اقتباسات بھی موصول ہوئے ہیں، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا محمد سعد صاحب کے نزدیک دعوت کے وسیع مفہوم میں صرف تبلیغی جماعت کی موجودہ ترتیب ہی داخل ہے، صرف اسی کو وہ انبیاء اور صحابہ کے طریقہ جہد سے تعبیر کرتے ہیں اور اسی خاص ترتیب کو سنت اور بعینہ انبیاء کی محنت کا مصداق قرار دیتے ہیں، حالانکہ جمہور امت کا متفقہ مسلک ہے کہ دعوت وتبلیغ ایک امر کلی ہے، جس کی شریعت میں کوئی ایسی خاص ترتیب لازم نہیں کی گئی کہ جس کے چھوڑنے سے سنت کا ترک لازم آئے، مختلف زمانوں میں دعوت وتبلیغ کی شکلیں مختلف رہی ہیں، کسی بھی دور میں دعوت کے فریضے سے بے اعتنائی نہیں برتی گئی، صحابہ کے بعد تابعین، تبع تابعین، ائمہ، مجتہدین، فقہاء، محدثین، مشائخ، اولیاء اللہ اور قریبی عہد کے ہمارے اکابر نے عالمی سطح پر دین کو زندہ کرنے کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے۔

ہم نے اختصار کی وجہ سے یہ چند باتیں ہی عرض کی ہیں، ان کے علاوہ بھی بہت سی ایسی باتیں موصول ہورہی ہیں، جو جمہور علماء سے ہٹ کر ایک نئے مخصوص نظریہ کی غماز ہیں، ان باتوں کا غلط ہونا بالکل واضح ہے، اس لیے ان پر تفصیلی کلام کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔

اس سے پہلے دار العلوم دیوبند کی طرف سے کئی بار خطوط کے ذریعہ اور دار العلوم میں تبلیغی اجتماع کے موقع پر ’’بنگلہ والی مسجد‘‘ کے وفد کے سامنے بھی اس پر توجہ دلائی گئی تھی؛ لیکن خطوط کا اب تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

جماعتِ تبلیغ ایک خالص دینی جماعت ہے، جو عملاً ومسلکاً جمہور امت اور اکابر رحمہم اللہ کے طریق سے ہٹ کر محفوظ نہیں رہ پائے گی، انبیاء کی شان میں بے ادبی، فکری انحرافات، تفسیر بالرائے، احادیث وآثار کی من مانی تشریحات سے علمائے حق کبھی متفق نہیں ہوسکتے اور اس پر سکوت اختیار نہیں کیا جاسکتا؛ اس لیے کہ اسی قسم کے نظریات بعد میں پوری جماعت کو راہِ حق سے منحرف کردیتے ہیں، جیسا کہ پہلے بھی بعض اصلاحی اور دینی جماعتوں کے ساتھ یہ حادثہ پیش آچکا ہے۔

اس لیے ہم ان معروضات کی روشنی میں امت مسلمہ بالخصوص عام تبلیغی احباب کو اس بات سے آگاہ کرنا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں کہ مولوی محمد سعد صاحب کم علمی کی بنا پر اپنے افکار و نظریات اور قرآن وحدیث کی تشریحات میں جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کے راستے سے ہٹتے جا رہے ہیں، جو بلا شبہہ گمراہی کا راستہ ہے، اس لیے ان باتوں پر سکوت اختیار نہیں کیا جا سکتا، اس لیے کہ یہ نظریات اگرچہ ایک فرد کے ہیں؛ لیکن یہ چیزیں اب عوام الناس میں تیزی سے پھیلتی جا رہی ہیں۔

جماعت کے حلقے میں اثر و رسوخ رکھنے والے معتدل مزاج اور سنجیدہ اہم ذمہ داران کو بھی ہم متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ اکابر کی قائم کردہ اِس جماعت کو جمہور امت اور سابقہ اکابر ذمہ داران کے مسلک و مشرب پر قائم رکھنے کی سعی کریں اور مولوی محمد سعد صاحب کے جو غلط افکار و نظریات عوام الناس میں پھیل چکے ہیں، اُن کی اصلاح کی بھرپور کوشش کریں، اگر ان پر فوری قدغن نہ لگائی گئی، تو خطرہ ہے کہ آگے چل کر جماعت تبلیغ سے وابستہ امت کا ایک بڑا طبقہ گمراہی کا شکار ہو کر فرقہ ضالہ کی شکل اختیار لے۔

ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جماعت کی حفاظت فرمائے اور اکابر کے طریق پر اخلاص کے ساتھ جماعتِ تبلیغ کو زندہ جاوید اور پھلتا پھولتا رکھے، آمین، ثم آمین۔

سعید احمد عفی عنہ
۲۲/۲/۱۴۳۸ھ

اعظمی
۲۲/۲/۱۴۳۸ھ

محمد عثمان
۲/۱۴۳۸ھ

ریاست علی غفرلہ
عفی عنہ

نوٹ: پہلے اس طرح کی نامناسب باتیں تبلیغی جماعت میں شامل بعض افراد کی طرف سے ہوئی تھیں، تو اُس دور کے علمائے دین، مثلاً: حضرت شیخ الاسلامؒ وغیرہ نے اُن کو متنبہ کیا، تو اُن حضرات نے اس کا تدارک کیا؛ مگر اب خود ذمہ دار ہی اس طرح کی باتیں؛ بلکہ اس سے بڑھ کر جیسا اقتباسات سے واضح ہے کر رہے ہیں اور اُن کو توجہ دلائی گئی، مگر وہ متوجہ نہیں ہو رہے ہیں، جس کی بناء پر لوگوں کو گمراہی سے بچانے کے لیے اس فیصلہ اور فتوی کی تصدیق کی جاتی ہے۔

حبیب الرحمن عفا اللہ عنہ
مفتی دار العلوم دیوبند
۲۷/۲/۱۴۳۸ھ

محمد نعمان سیتاپوری غفرلہ
۲۸/۲/۱۴۳۸ھ

زین الاسلام قاسمی
مفتی دار العلوم دیوبند
۲۷/۲/۱۴۳۸

۲۸/۲/۱۴۳۸ھ

وقار علی غفرلہ
۲۸ صفر ۱۴۳۸ھ

فخر الاسلام
۲۸/۲/۱۴۳۸

محمد اسد اللہ غفرلہ
معین مفتی دار العلوم دیوبند
۲۸/۲/۱۴۳۸ھ

محمود حسن عفی عنہ
بلند شہری